السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

یہاں چند اہل حدیث اور حنفی شافعی اس بات پر متفق ہیں۔ کہ خدا آسمانوں میں عرش پر ہے۔ اس کا علم وقدرت سارے جہاں میں موجود ہے۔ جیسا کہ سلف صالحین عقیدہ رکھتے ہیں۔ مگر ایک مولوی صاحب نے یہاں آکر بیان کیا ہے۔ کہ خدا ہر جگہ اپنے علم اور وجود سے موجود ہے۔ اس کو ایک جگہ یعنی عرش پر ٹھرانا غلط عقیدہ ہے۔ اور دلیل سے وَنَحنُ أَقرَبُ إِلَيهِ مِن حَبلِ الوَريدِ ١٦ اور دوسری دلیلوں سے دلیل دے کر اللہ ہر جگہ حاضر وناضر ہے کر کے کہہ دیا۔ اب یہاں کے لوگوں میں کھلبلی پڑ گئی ہے۔ جواب سے مطلع فرمائیں۔ (محمد علی کاڈوٹی)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

محدثین نے صاف لکھا ہے کہ جو لفظ خدا کی صفات کے متعلق آئے ہیں ان کو بلا تاویل رکھنا چاہیے۔ امروو ہا کما وردت (ترمذی وغیرہ) قرآن مجید میں استویٰ علی العرش بھی ہے۔ اور هُوَاللَّهُ السَّموٰتِ وَالأَرضِ بھی ہے۔ دونوں کو بجائے خود رکھنا چاہیے۔ امام شوکانی نے اپنے رسالہ عقیدۃ السلف میں اس کا ذکر مفصل لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ رہا اختلاف یہ مدت سے چلا آرہا ہے۔ اس میں منازعت یا مناشقت کرنی منع ہے۔ کل من عند ربنا۔

ایک تعاقب کا جواب

مورخہ 13 جمادی الاول 1364ھ میں مسئلہ عقیدۃ الاستواء علی العرش کی بابت لکھا گیا تھا۔ کہ قرآن میں استواء علی العرش بھی ہے۔ اور وہو اللہ فی السموات وفی الأرض بھی ہے۔ دونوں کو بجائے خود رکھنا چاہیے اس پر مدارس کے اخبار رفیق نے اس عقیدے کو خلاف اہل حدیث سمجھ کر تعاقب کیا ہے۔ واضح ہو کہ یہ مضمون میں نے امام شوکانی کے عقیدۃ السلف سے لیا ہے۔ آپ تکلیف کر کے اس کو ملاحظہ کریں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01 ص198